آپ اسلام اور مسلمانوں کے لئے کیا کر سکتے ہیں؟

از

سیدنا حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد

خلیفۃ المسیح الثانی

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ــــــ ھُوَ النَّاصِرُ

آپ اسلام اور مسلمانوں کے لئے کیا کرسکتے ہیں؟

(رقم فرمودہ مئی ۱۹۲۷ء)

اس وقت مسلمانوں کی حالت جس قدر نازک ہو رہی ہے اس سے ہر اک مسلمان کہلانے والے کا دل پگھل رہا ہے۔ وہ زمانہ تو گیا ہی تھا جبکہ مسلمان ہندوستان پر حاکم تھے اور پشاور سے چین تک اور ہمالیہ سے راس کماری تک ان کی حکومت تھی۔ ایک باہر کی قوم کی نگرانی میں کم سے کم انہیں یہ امید ضرور تھی کہ اپنے ہم وطنوں کے ساتھ برابر کی عزت یا برابر کی ذلت کے ساتھ بسر کریں گے۔ لیکن یہ امید بھی پوری نہ ہوئی۔ اور ہر شعبۂ زندگی میں وہ ناکام رہے۔ ملازمتیں ان کے لئے بند ہو گئیں، تجارتیں ان کی تباہ ہو گئیں، صنعت و حرفت ان کی جاتی رہی، وہ بادشاہ تھے رعایا بنے اور رعایا بننے کے بعد رعایا کے ایک دوسرے حصہ نے جو درحقیقت ان کی اپنی برادری میں سے تھا برادرانِ یوسف کا سا سلوک ان سے کرنا شروع کیا۔ مگر مسلمان جو قریب میں ہی حکومت اپنے ہاتھ سے کھو چکے تھے انہوں نے اس تغیر کو حقیر سمجھ کر نظرانداز کر دیا۔ مگر افسوس کہ ہندو صاحبان نے تمدنی اور سیاسی برتری اور غلبہ کو کافی نہ سمجھا اور مسلمانوں کے مذہب پر دست اندازی کرنی شروع کی۔ شدھی اور سنگھٹن کا جال پھیلا کر اس بات کا اعلان کر دیا کہ ہندوستان میں ہندو ہی رہ سکتے ہیں۔ ڈاکٹر مونجے، بھائی پرمانند اور سادر کر وغیرہ نے جو موجودہ ہندو حملہ کے لیڈر ہیں صاف لفظوں میں کہدیا ہے کہ یا مسلمان ہندو ہو جائیں یا ہم ان کو ہندوستان سے باہر نکال دیں گے۔ ہندوستان ہندوؤں کا ہے اور وہی اس میں رہ سکتے ہیں۔ اس مقصد کو کھلے طور پر پیش کر دیا گیا ہے۔ بعض سیاسی لیڈروں نے اس پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی ہے لیکن وہ پردہ اس قدر باریک ہے

کہ حقیقت ظاہر ہو رہی ہے۔ تبلیغ جو اشاعت مذہب کا ایک مقدس فرض تھا ایک سیاسی آلۂ کار بنا لیا گیا ہے۔ ملک کے تمام گوشوں میں بیواؤں، یتیموں اور غریب و بے کس لوگوں کو ورغلا کر ہندو بنایا جا رہا ہے۔ مسلمان بادشاہوں کے بناوٹی مظالم سنا سنا کر نومسلم قوموں کی قومی غیرت بھڑکائی جاتی ہے اور انہیں پھر ہندو بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ہندوؤں کے مقروض مسلمانوں پر ساہوکاروں کا دباؤ ڈال کر انہیں اسلام سے پھرانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ چماروں اور چوہڑوں کو یہ سکھایا جاتا ہے کہ اگر وہ مسلمانوں سے چھوت شروع کر دیں تو ان کو ساتھ ملا لیا جائے گا۔ گویا دنیا کے پردہ پر سب سے زیادہ گندی قوم مسلمان ہے۔ غرض مختلف قسم کی تدابیر سے جن میں سے بیشتر حصہ ناجائز ہے ہندو مذہب کی اشاعت کی کوشش کی جارہی ہے۔ مسلمانوں کا کوئی حق نہیں کہ وہ ہندوؤں کی اس جائز جدوجہد کے خلاف کوشش کریں جو وہ اپنے مذہب کے پھیلانے کے لئے کر رہے ہیں۔ بلکہ میرے نزدیک تو جو ناجائز کوشش کی جاتی ہے اس کے خلاف آواز اُٹھانے کا بھی کوئی حق نہیں۔ کیونکہ ضروری نہیں کہ ہمارے نقطۂ نگاہ کو ہر اک شخص تسلیم کرے۔ ہندو آزاد ہیں کہ جس امر کو وہ جائز سمجھتے ہیں اس کے مطابق عمل کریں۔ ہم انہیں ان کے عمل کی برائی کی طرف توجہ دلا سکتے ہیں مگر ہمارا یہ حق نہیں کہ ان کو مجبور کریں کہ جس طرح ہم سمجھتے ہیں اسی طرح وہ عمل کریں۔ کیونکہ یہ جبر ہوگا اور جبر اسلام میں جائز نہیں ہے۔ مگر اب جبکہ یوپی، بہار، سی پی وغیرہ صوبہ جات میں جہاں ہندو اثر غالب ہے مسلمان مرتد ہو رہے ہیں اور لاکھوں دیہاتی مسلمان خاندان اور شہر کے کمزور مسلمانوں کو رفتہ رفتہ ہندو تمدن کے زیر اثر لایا جارہا ہے تاکہ آگے چل کر ان کو بآسانی مرتد کیا جاسکے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس وقت مسلمانوں کو کیا کرنا چاہئے۔ موجودہ حالت کو دیکھ کر ہر اک مسلمان سمجھ رہا ہے کہ اگر جلد اس رو کو روکا نہ گیا بلکہ اس کے مقابلہ میں ہندوؤں میں تبلیغ اسلام کا سلسلہ جاری نہ کیا گیا تو تھوڑے ہی دنوں میں مسلمانوں کی تعداد بہت ہی کم ہو جائے گی۔ اور پیارا اسلام جس نے آٹھ سو سال عزت سے اس ملک میں بسر کئے تھے ایک گمنام بے وطن کی طرح اس ملک سے نکلنے پر مجبور ہو گا۔ لیکن ہر اک مسلمان جبکہ اس درد کو محسوس کر رہا ہے وہ یہ نہیں جانتا کہ وہ کس طرح اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کر سکتا ہے۔ وہ اگر ایک کاروباری آدمی ہے تو جب وہ مسلمانوں کا ارتداد یا مذہبی و تمدنی و تعلیمی مشکلات کا حال سنتا ہے تو وہ خیال کرتا ہے۔ کہ کاش! میں آزاد ہوتا۔ ملازم یا تاجر یا پیشہ ور نہ ہوتا تو اس علاقہ میں جا کر اپنے بھولے بھٹکے بھائیوں کو راہ راست پر لانے کی کوشش کرتا۔ اگر وہ دینی علوم سے ناواقف ہوتا ہے تو خیال کرتا ہے کہ کاش!

میں دین کی تعلیم سے اچھی طرح واقف ہوتا تو تبلیغ میں حصہ لیتا۔ اگر وہ لیکچر دینے کا عادی نہیں تو وہ خیال کرتا ہے کہ اگر مجھے لیکچر دینے کی عادت ہوتی تو مَیں ایسے دُھواں دھار لیکچر دیتا کہ ہندوستان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک آگ لگا دیتا۔ اگر وہ مصنّف نہیں تو حسرت کرتا ہے کہ اگر مَیں مصنّف ہوتا تو دشمنان اسلام کو ایسے دندان شکن جواب دیتا کہ پھر انہیں اسلام پر حملہ کرنے کی جرأت نہ رہتی۔ غرض قسم قسم کے خیالات اس کے دل میں آتے ہیں اور پیچ و تاب کھا کر رہ جاتا ہے۔ اس کی ساری قربانی جو وہ اسلام کے لئے کرتا یا کر سکتا ہے' اس کی ساری خدمت جو وہ ہدیہ کے طور پر اپنے رب کے حضور میں پیش کرتا یا کر سکتا ہے ایک سرد آہ ہوتی ہے کہ وہ بھی فرطِ یاس سے منہ تک آتے آتے رہ جاتی ہے۔ اسلام کا درد رکھنے والے کی وہ گھڑیاں کچھ عجیب رقت خیز گھڑیاں ہوتی ہیں۔ اس کا اپنے جی ہی جی میں تڑپ تڑپ کر رہ جانا' اس کا اندر اندر ہی اپنے ہی غضب میں جل بجھ کر رہ جانا خود ایک تکلیف دہ قربانی ہوتا ہے مگر اس سے اسلام اور مسلمانوں کو کیا فائدہ؟

اے اسلام کا درد رکھنے والے انسانو! مَیں آپ لوگوں کی اس حالت کو اپنی باطنی نظر سے دیکھتا ہوں اور آپ کی یہ کرب کی گھڑیاں میری روحانی آنکھوں کے سامنے ہیں اور اسی لئے مَیں نے اس وقت قلم اٹھایا ہے تاکہ مَیں آپ لوگوں کو یہ بتاؤں کہ آپ کے لئے خدمت کے بہت سے راستے کھلے ہیں۔ آپ اپنے گھر بیٹھے اور اپنے کاموں میں مشغول رہتے ہوئے اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کر سکتے ہیں اور انہیں دشمنوں کے حملہ سے بچا سکتے ہیں۔

پیشتر اس کے کہ مَیں یہ بتاؤں کہ آپ اس وقت اسلام اور مسلمانوں کی کیا خدمت کر سکتے ہیں مَیں یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ موجودہ فتنہ ارتداد کی وجہ کیا ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر آپ اچھی طرح نہیں سمجھ سکیں گے کہ آپ اسلام کے لئے کیا کر سکتے ہیں۔ میں نے اس فتنہ ارتداد کے مختلف پہلوؤں پر نظر کر کے اس حقیقت کو پالیا ہے جو اس فتنہ کے نیچے مخفی ہے وہ ہمہ گیر تنزّل ہے۔ جو مسلمانوں کی عام حالت میں رونما ہو رہا ہے۔ مذہب اسلام سے نہ پہلے کوئی بیزار ہوا نہ اب بیزار ہوتا ہے۔ اس فتنہ کی وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں کے لئے آج ترقیات کے تمام راستے بند ہیں اور وہ جہالت اور جمود کی انتہائی گہرائیوں میں گرے ہوئے ہیں۔ علم میں وہ اپنی ہمسایہ قوموں سے پیچھے ہیں' تجارت میں وہ پیچھے ہیں' صنعت و حرفت میں وہ پیچھے ہیں' ملازمتوں میں وہ پیچھے ہیں' صرافی میں وہ پیچھے ہیں۔ اور نہ صرف وہ ان امور میں دوسری قوموں سے پیچھے ہیں بلکہ اکثر شعبہ ہائے زندگی میں ان کے آگے بڑھنے کا راستہ بھی مسدود ہے۔ ہمسایہ

قوم ان کے راستہ میں کھڑی ہے اور یہ نیت کرکے کھڑی ہے کہ ہم کسی کو آگے نہیں بڑھنے دیں گے۔ ہر طرف سے ترقی کے راستے بند ہونے کا یہ لازمی نتیجہ ہے کہ مسلمانوں کی تربیت میں بھی نقص آگیا ہے۔ زندگی کے مختلف پہلوؤں کا چونکہ انہیں تجربہ نہیں رہا ان میں مایوسی، گھبراہٹ، جلد بازی، عدم رواداری، بے استقلالی اور اسی قسم کے بیسیوں عیوب پیدا ہو گئے۔ ان میں سے سینکڑوں یہ خیال کرنے لگ گئے ہیں کہ اگر اسلام سچا ہوتا تو مسلمان اس حالت کو کیوں پہنچتے اور ہندو اسقدر ترقی کیوں کرتے۔ غرضیکہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کی پوری پوری تصدیق ہو رہی ہے کہ کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَّکُوْنَ کُفْرًا۔[1] غربت کبھی ترقی کرتے کرتے کفر کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ پس اس فتنہ کا مقابلہ جس طرح کہ مذہبی ذرائع سے کیا جانا ضروری ہے۔ سیاسی اور تمدنی ذرائع سے بھی اس کا مقابلہ ہونا ضروری ہے اور آج جو شخص ایک انگلی بھی ان ذرائع کے مہیا کرنے کے لئے اٹھاتا ہے وہ اسلام کی حفاظت میں اپنی خدمت کے مطابق حصہ لیتا ہے۔

ان تمہیدی فقرات سے آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ آپ خواہ کسی شعبۂ زندگی میں حصہ لے رہے ہیں آپ اسلام کی خدمت اپنے دائرہ میں خوب اچھی طرح کر سکتے ہیں۔ اور اب مَیں آپ کو بتاتا ہوں کہ مندرجۂ ذیل امور میں سے سب میں یا بعض یا کسی ایک میں حصہ لے کر آپ اسلام کی خدمت میں حصہ لے سکتے ہیں۔

(۱) اگر آپ مسلمانوں کی تمدنی حالت درست کرنے میں مدد دے سکتے ہیں اور کسی محکمہ میں مسلمانوں کی ملازمت کا انتظام کر سکتے ہیں۔ تو آپ آج سے اقرار کرلیں کہ جہاں تک آپ کے اختیار میں ہو گا آپ جائز طور پر مسلمانوں کی بیکاری کو دُور کرنے میں مدد دیں گے اور اپنے اس ارادہ سے صیغہ ترقی اسلام قادیان ضلع گورداسپور کو اطلاع دیں گے جسے اس کام کے لئے مَیں نے مقرر کیا ہے۔

(۲) اس انجمن کے مراکز۔ کام کی زیادتی کے ساتھ اِنْشَاءَ اللّٰہ ہر صوبہ میں قائم کئے جائیں گے۔

(۳) چونکہ کئی مسلمان مسلمانوں کی ضرورت کو پورا کرنے کا ارادہ تو رکھتے ہیں لیکن انہیں مناسب آدمیوں کا علم نہیں ہوتا اس لئے آپ کو اگر ایسے مسلمانوں کا علم ہو جو کسی قسم کے روزگار کے متلاشی ہیں تو ان لوگوں کو تحریک کریں کہ وہ اپنے نام سے صیغہ ترقی اسلام کو جسے موجودہ فتنہ کے دُور کرنے کے لئے میں نے قائم کیا ہے اطلاع دیں۔ یہ بھی آپ کی ایک اسلامی خدمت ہو گی۔ یہ صیغہ ہر جگہ تحریک کرکے مسلمانوں کی بیکاری کے دُور کرنے کی کوشش کرے گا۔

(۴) اگر آپ پیشہ ور ہیں۔ اور آپ کے نزدیک آپ کے پیشہ کے ذریعہ سے ملک کے مختلف گوشوں میں انسان روزی کما سکتا ہے۔ تو آپ یہ ارادہ کرلیں کہ آپ مسلمان مستحقین کو اپنا پیشہ سکھا کر انہیں کام کے قابل بنانے کی ہر سعی کو استعمال کریں گے۔ اور اس ارادہ سے صیغہ ترقی اسلام کو اطلاع دیں۔

(۵) چونکہ بہت سے لوگ اپنے پیشے سکھانا چاہتے ہیں لیکن مستحق آدمیوں کا ان کو علم نہیں ہوتا اس لئے اگر آپ پیشہ سکھا نہیں سکتے مگر آپ کو ایسے نوجوانوں کا حال معلوم ہے۔ جو مناسب پیشہ نہ جاننے کے سبب سے بیکار ہیں تو ایسے نوجوانوں کے نام سے صیغہ ترقی اسلام کو اطلاع دیں۔ یہ بھی آپ کی اسلامی خدمت ہوگی۔

(۶) مسلمان ہر جگہ پر ظلم کا شکار ہو رہے ہیں۔ اگر آپ صاحب رسوخ ہیں اور اسلام کی خدمت کا درد اپنے دل میں رکھتے ہیں تو آپ آج سے ارادہ کرلیں کہ مسلمان مظلوموں کی مدد کے لئے آپ حتی الوسع تیار رہیں گے۔ اور اپنے ارادہ اور پتہ سے مذکورہ بالا صیغہ کو اطلاع دیں تا جو کام آپ کے مناسب حال ہو اس سے آپ کو اطلاع دی جائے۔

(۷) اگر آپ یہ نہیں کر سکتے۔ تو یہ بھی آپ کی اسلامی خدمت ہوگی کہ آپ ایسے مظلوموں کے ناموں اور پتوں سے صیغہ مذکورہ بالا کو اطلاع دیں تا جہاں تک اس کے امکان میں ہو اصلاح کی کوشش کرے۔

(۸) اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو اقتصادیات کا علم دیا ہے اور ذہن رسا عطا کیا ہے اور آپ کو بعض ایسے کام اور پیشے معلوم ہیں جن میں مسلمان ترقی کر سکتے ہیں تو اس کے متعلق صیغہ مذکور کو تفصیلی علم دیں تا اگر اس کے نزدیک وہ کام یا پیشہ مسلمانوں کے لئے مفید ہوں تو وہ ان کی طرف انہیں توجہ دلائے۔

(۹) اگر آپ کو بعض ایسے محکموں کا حال معلوم ہو جن میں مسلمان کم ہیں اور ان کی طرف توجہ مسلمانوں کے لئے مفید ہے تو ان سے صیغہ مذکورہ کو اطلاع دیتے رہیں۔ یہ بھی ایک اسلامی خدمت ہے۔

(۱۰) اگر آپ بارسوخ آدمی ہیں اور اپنے علاقہ کے حکام پر اثر رکھتے ہیں تو آپ اپنا نام اس غرض کے لئے پیش کر سکتے ہیں کہ اگر اس علاقہ کے مسلمانوں کی کسی ضرورت کے لئے کسی ڈیپوٹیشن کی ضرورت ہو تو اس میں شامل ہونے کے لئے بشرطیکہ آپ کے حالات اجازت دیں تیار

ہیں۔

(۱۱) بعض تعلیمی صیغے ایسے ہیں کہ ان کی طرف توجہ مسلمانوں کے آئندہ مفاد کے لئے ازحد ضروری ہے۔ پس اگر آپ پروفیسر ہیں یا تعلیم کے کام سے دلچسپی رکھتے ہیں تو ایسے تعلیمی شعبوں سے صیغہ مذکورہ کو اطلاع دیتے رہا کریں جن میں مسلمان کم ہیں اور جن میں شمولیت مسلمانوں کے لئے مفید ہے اور خود بھی مسلمان طالب علموں کو تحریک کرتے رہیں کہ وہ ان شعبوں میں داخل ہوں تا آئندہ اسلامی کام میں مفید ہو سکیں۔

(۱۲) اگر آپ کو خدا تعالیٰ نے آسودگی دی ہے اور اولاد عطا کی ہے اور اسلام کی خدمت کا شوق دیا ہے تو اندھا دُھند پُرانی لکیر پر چل کر ایک ہی لائن پر اپنے بچوں کو نہ چلائیں بلکہ اپنے بچہ کو اعلیٰ تعلیم دلانے سے پہلے اپنے احباب سے مشورہ کرلیں کہ کس تعلیم سے نہ صرف بچہ ترقی کر سکتا ہے بلکہ مسلمانوں کو بھی فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ صیغہ مذکورہ بالا کو اطلاع دینے پر وہ بھی ہر قسم کا مشورہ دینے کے لئے تیار رہے گا۔ اگر اس کا مشورہ آپ کو مفید نظر آئے تو اس پر آپ عمل کر سکتے ہیں۔

(۱۳) آپ اس طرح بھی اسلام کی خدمت کر سکتے ہیں کہ خود بھی سادہ زندگی کو اختیار کریں اور اپنے بچوں کو بھی سادہ زندگی اختیار کرنے کی تحریک کریں۔ سادہ زندگی قربانی کی روح اور جرأت پیدا کرتی ہے جس کی قومی ترقی کے لئے ازحد ضرورت ہے۔

(۱۴) اگر آپ کو خدا تعالیٰ نے عزت دی ہے تو غرباء سے اور اگر آپ شہری ہیں دیہاتیوں سے تعلق بڑھائیں تا اسلامی برادری کا احساس قلوب میں پیدا ہو اور اس کا چھوڑنا طبائع پر گراں گزرے۔

(۱۵) اگر آپ کو توفیق ملے تو تعاون باہمی کی انجمنیں اپنے علاقوں میں قائم کریں۔ لیکن اس کے لئے بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ ذرا سی بددیانتی بلکہ غفلت سے بھی اس قسم کی انجمنیں بجائے فائدہ دینے کے ضرر رساں ہو جاتی ہیں اور بُغض اور عداوت پیدا ہو جاتی ہے۔

(۱۶) ہندو مسلمانوں سے چُھوت کرتے ہیں اور کھانے کی چیزیں ان سے نہیں خریدتے نہ ان کے پکے ہوئے کھانے کھاتے ہیں۔ اس کا یہ نقصان ہو رہا ہے کہ:۔

(i) نَو مسلم اقوام چونکہ چُھوت کرنے والے کو بڑا خیال کرتی آئی ہیں وہ مسلمانوں کو اس سلوک پر راضی دیکھ کر یہ خیال کرتی ہیں کہ مسلمان اپنے آپ کو ہندوؤں سے ادنیٰ سمجھتے ہیں اور اس خیال کی وجہ سے وہ ہندوؤں کی طرف جانے کو پسند کرتی ہیں۔

(ii) کروڑوں روپیہ سالانہ مسلمانوں کے گھروں سے غیروں کے ہاں جاتا ہے جس کی واپسی کی کوئی صورت نہیں کیونکہ ہندو ان چیزوں کو مسلمانوں سے نہیں خریدتے۔ پس آپ آج سے عہد کرلیں کہ کسی ایسے شخص کی پکی ہوئی یا اس کے ہاتھ کی چھوئی ہوئی چیز کا استعمال نہیں کرنا جب تک کہ وہ اپنی رَوش کو بدل کر مسلمانوں سے خریدنا اور ان کے ہاتھوں کا کھانا نہ شروع کردیں۔ اس طرح کروڑوں روپیہ مسلمانوں کا بچ جائے گا۔

(iii) ہزاروں لاکھوں نَو مسلم ارتداد سے محفوظ ہو جائیں گے۔

(iv) ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کو کام مل جائے گا۔ ہندو صاحبان اس کا نام بائیکاٹ رکھتے ہیں، اسے فساد کہتے ہیں مگر یہ رائے ان کی غلط ہے۔ اگر یہ بائیکاٹ اور فساد ہے تو وہ اتنے عرصہ سے کیوں اس بائیکاٹ کو رائج اور اس فساد کو کھڑا کرتے آئے ہیں۔ آج مسلمانوں کی اقتصادی ترقی کا راز اس چھوت کے مسئلہ میں مخفی ہے۔ ہر ایک جو اس کو نظر انداز کرتا ہے وہ قومی غدار یا قومی ضروریات سے غافل ہے۔ مَیں نے آج سے قریباً ۱۵ سال پہلے سے اس آواز کو اُٹھایا ہے اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اس طرف توجہ کے ساتھ ہی مسلمان اقتصادی آزادی کا سانس لینے لگیں گے۔ اس لئے ضروری ہے کہ آپ تمام مسلمانوں کو بار بار تحریک کرتے رہیں اور اس کے متعلق لیکچر کراتے رہیں۔ ضرورت کے وقت آپ صیغۂ ترقی اسلام سے مدد لے سکتے ہیں۔ اور آپ کی طرف سے اطلاع آنے پر لیکچرار بھیجے جاسکتے ہیں۔

(۱۷) مسلمانوں کو اس امر کی بار بار تحریک کرنی چاہئے کہ وہ وقتی طور پر اپنے جوش کا اظہار کرنے کی بجائے استقلال سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔ ہر ایک فساد جو پیدا ہوتا ہے وہ اسلام کو مادی اور روحانی طور پر کمزور کر دیتا ہے۔ پس فساد سے بچنے اور مستقل ارادہ سے کام کرنے کی طرف آپ اپنے گردو پیش کے لوگوں کو تحریک کرتے رہیں۔

اس وقت تک مَیں نے دُنیوی تدابیر بتائی ہیں۔ اور ان کو پہلے بیان کرنے کی یہ وجہ نہیں کہ وہ زیادہ اہم ہیں بلکہ یہ کہ اس وقت ملک کی حالت ایسی ہو رہی ہے کہ لوگ دین کی بات فوراً سننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ پس مَیں نے چاہا کہ جو لوگ دین سے بے پرواہ ہیں وہ بھی اس طرف متوجہ ہو جائیں۔ دینی کاموں میں سے مفصّلہ ذیل آپ کرسکتے ہیں۔

(۱۸) آپ کے محلّہ اور آپ کے گاؤں میں ایسے لوگ ہیں جن کو ہندو تہذیب نے ہزاروں سالوں سے غلام بنا رکھا ہے۔ چونکہ ہندو کہتے ہیں کہ ان کا مذہب کروڑوں سال سے ہے اس

صورت میں یہ اقوام کروڑوں سال سے جانوروں سے بدتر سلوک برداشت کرتی چلی آئی ہیں۔ ان کی ہدایت کی طرف توجہ کریں۔ اور اگر یہ نہیں تو جس جگہ کوشش کرنا آپ کے نزدیک مفید نتائج پیدا کر سکتا ہے اس کی اطلاع فوراً صیغہ ترقی اسلام کو بھیج دیں تا وہ حتی المقدور اس کام کو بجالانے کی کوشش کرے۔

(۱۹) مسلمانوں کو بیدار کرنے کے لئے چونکہ وقتاً فوقتاً اشتہارات کی تقسیم کی ضرورت رہتی ہے۔ اگر آپ اپنے پتہ سے اطلاع دیں اور اس خدمت کو اپنے ذمہ لیں کہ آپ مرسلہ اشتہارات کو مناسب موقعوں پر اپنے شہر یا محلّہ میں لگا دیں گے تو یہ بھی ایک دینی خدمت ہے۔

(۲۰) چونکہ اس قدر عظیم الشان کام بغیر عام تربیت کے نہیں ہو سکتا۔ اگر آپ چاہیں اور آپ کے لئے ممکن ہو تو ایک خدمت آپ اس وقت یہ کر سکتے ہیں کہ اس لٹریچر کو منگوا کر جو اس وقت کی ضرورت کے مطابق شائع کرایا جائے گا اپنے علاقہ میں فروخت کریں۔ صیغہ ترقی اسلام نہایت چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ موجودہ ٹریکٹ کے سائز کے شائع کراتا رہے گا جو سستے داموں پر دیئے جائیں گے۔ ان کو اگر آپ مناسب قیمت پر اپنے علاقہ میں فروخت کریں تو آپ فائدہ بھی اُٹھا سکتے ہیں اور خدمت اسلام بھی کر سکتے ہیں۔

(۲۱) اگر آپ کے قصبہ اور شہر میں کوئی اسلامی انجمن ایسی نہیں جو تبلیغی کام میں حصہ لے رہی ہو تو آپ ایسی انجمن کو قائم کر کے دینی خدمت کر سکتے ہیں۔ انجمن کے قیام کے لئے صحیح مشورہ دینے یا بعد میں اس کے جلسوں پر لیکچر دینے کے لئے صیغہ ترقی اسلام کو لکھنے پر جہاں تک ممکن ہو گا آپ کی مدد لیکچرار بھیج کر کی جائے گی۔

(۲۲) ہندو لوگ ہر علاقہ میں خفیہ خفیہ ارتداد کی تحریک جاری کر رہے ہیں۔ آپ ایک بہت بڑی اسلامی خدمت کریں گے اگر آپ ان کی حرکات کو تاڑتے رہیں اور جس وقت اپنے علاقہ کے متعلق یا کسی خاص شخص کے متعلق ذرا سا بھی شبہ پڑے تو صیغہ ترقی اسلام کو اطلاع دیں تا فوراً اس کے تدارک کی کوشش کی جائے۔

(۲۳) بیواؤں، مظلوم عورتوں اور یتیموں کو آریہ اور مسیحی خصوصاً بہکا رہے ہیں۔ آپ ایک بڑی خدمت اسلام کریں گے اگر ان کے حالات پر نگاہ رکھیں اور ان کی مدد اور ہمدردی کریں اور دوسروں کو بھی اس کی تحریک کریں۔

(۲۴) اگر آپ کو شوق تبلیغ ہے اور آپ عربی کی تعلیم رکھتے ہیں یا کم سے کم انٹرنس تک

تعلیم یافتہ ہیں تو ہم بڑی خوشی سے آپ کی مذہبی تعلیم کا انتظام کرنے کے لئے تیار ہیں۔ تبلیغی کام کے لئے تین ماہ سے چھ ماہ تک کا عرصہ کافی ہو گا۔ اگر اتنے عرصہ کے لئے آپ فرصت نکال کر دینی تعلیم حاصل کرلیں تو اس طرح آپ اپنے طور پر تبلیغ اسلام کے لئے بہت مفید ہو سکیں گے۔

(۲۵) اگر آپ کے ہاں پہلے سے انجمن قائم ہے۔ تو آپ تبلیغی لیکچروں یا مباحثوں کا انتظام کر کے خدمت اسلام کرسکتے ہیں۔ اطلاع ملنے پر مذکورہ بالا صیغہ آپ کی ہر طرح مدد کرے گا۔

(۲۶) آپ مسلمانوں کی دینی تعلیم کے لئے ایسے لیکچروں کا انتظام کر کے بھی جن میں اسلامی تعلیم کی خوبیاں بیان کی جائیں اسلام کی خدمت کرسکتے ہیں۔ اطلاع ملنے پر صیغہ مذکورہ آپ کی مدد کرے گا۔

(۲۷) آپ دین کی خدمت کے لئے اپنے اموال میں سے ایک حصہ الگ کر کے دین اسلام کی مدد کرسکتے ہیں۔ اس رقم کو جہاں آپ مناسب سمجھیں اور جسے آپ سمجھیں کہ اسلام کی خدمت کر رہا ہے اور دیانتداری سے اسلام کی خدمت کر رہا ہے دے سکتے ہیں۔ لیکن کچھ نہ کچھ مالی امداد اس وقت اپنی حیثیت کے مطابق ضرور کریں۔

(۲۸) آپ مسلمانوں میں یہ خیال پیدا کر کے کہ آپس میں گو ہمارے کس قدر اختلاف ہوں لیکن دشمنان اسلام کے مقابلہ میں ہمیں ایک ہو جانا چاہئے اور اسلام کے محافظوں کو اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والوں کو بہرحال اسلام کے دشمنوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینے والوں پر فضیلت دینی چاہئے اور اسلام کی خدمت کے وقت ان کی پیٹھ میں خنجر نہیں گھونپنا چاہئے۔ ایک بہت بڑی خدمت اسلام کرسکتے ہیں۔

(۲۹) آپ مسلمان زمینداروں میں یہ خیال پیدا کر کے کہ وہ اپنے علاقوں کی ادنیٰ اقوام کو مسلمان بنانے میں مبلغین اسلام کی مدد کریں خدمت اسلام میں حصہ لے سکتے ہیں۔ اس وقت بہت سے مسلمان زمیندار ادنیٰ اقوام کی تبلیغ میں اس لئے روک بنتے ہیں کہ مسلمان ہو کر یہ ہمارے کام چھوڑ دیں گے۔ یہ ایک وسوسہ ہے۔ انہیں بتانا چاہئے کہ اگر یہ مسلمان نہ بنیں گے تو نہ صرف کام چھوڑیں گے بلکہ دشمنوں سے مل کر اُن کا مقابلہ کریں گے۔

(۳۰) آپ ایک بہت بڑی دینی خدمت کریں گے اگر مسلمانوں کو ہر موقع پر اس خطرہ سے آگاہ کرتے رہیں جو اس وقت اسلام کو پیش آرہا ہے۔

(۳۱) آپ کی خدمت اور بھی بڑھ جائے گی اگر آپ ایسے لوگوں کے ناموں اور پتوں سے

صیغہ مذکورہ بالا کو اطلاع دیتے رہا کریں جو کسی نہ کسی رنگ میں خدمت اسلام میں حصہ لینے کے لئے تیار ہوں۔

(۳۲) اگر آپ ان امور میں سے کسی امر کی تعیین کر سکتے ہوں تو کم سے کم اس قدر ضرور کریں کہ اپنی زندگی کو اسلام کی تعلیم کے مطابق بسر کرنے کی کوشش کریں۔ اس طرح آپ اسلام کو اعتراض سے بچانے میں ہماری مدد کریں گے اور اللہ تعالیٰ آپ کو مزید ترقی کی توفیق دے گا۔

اگر آپ ان کاموں میں کسی ایک یا زیادہ کاموں کے کرنے کے لئے تیار ہیں تو بھی اور اگر کسی معیّن کام کے کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں لیکن یوں اس غرض اور مقصد سے دلچسپی رکھتے ہیں تو بھی ساتھ کے فارم پر دستخط کر کے اور اپنا پتہ لکھ کر مذکورہ بالا انجمن کے نام ارسال کر دیں تا کہ آپ کی خواہش پوری ہو اور اسلام کی خدمت میں آپ کو بھی حصہ ملے۔ مَیں اُمید کرتا ہوں کہ وقت کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے آپ سُستی سے کام نہ لیں گے اور خود بھی اس تحریک میں شامل ہوں گے اور دوسروں کو بھی شامل کرنے کی تحریک کریں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کا مددگار ہو۔ وقت نازک ہے اور حالات دم بدم بدل رہے ہیں۔ ایک ایک منٹ کی دیر خطرناک ہے۔ آپ سوچ لیں کہ کیا آپ سپین کی طرح اسلام اور مسلمانوں کا نام ہندوستان سے مٹ جانے پر راضی ہیں۔ اگر نہیں تو پھر اس جدوجہد کے لئے تیار ہو جائیں جو آپ کی ساری قوتوں کو اپنی طرف مشغول کرے۔ ایک زبردست اور منظّم قوم کا آپ نے مقابلہ کرنا ہے اور بغیر اعلیٰ درجہ کے نظام کے آپ اس کام میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔

مَیں یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں کہ ساتھ کے فارم پر دستخط کرنے سے آپ پر کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی۔ جب آپ سے کوئی تحریک کی جائے گی تو آپ آزاد ہوں گے کہ اپنے حالات کے مطابق جو راہ چاہیں اختیار کریں۔ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

خاکسار

میرزا محمود احمد

امام جماعت احمدیہ قادیان دارالامان

(الفضل ۱۷، ۲۴ مئی ۱۹۲۷ء)

۱؎ مشکوٰۃ کتاب الاداب باب ما ینہی عنہ من التھاجر والتقاطع و اتباع العورات الفصل الثالث حدیث نمبر ۵۰۵۱ صفحہ نمبر ۱۴۰۳ مطبوعہ بیروت ۱۹۸۵ء